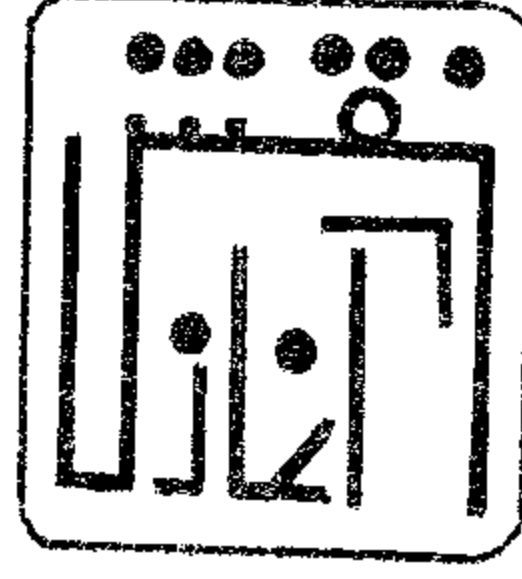




بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تخت طاؤس کے وارث اور خیر و کعباد کے منذ نشین شاہ ایران رضا شاہ پہلوی در در کی ٹھوکیں کھانے کے بعد بالآخر آغوش موت سے ہمکنار ہو گئے اور اس حال میں کہ سائرس اعظم کو پیش کبیر کے شکستہ استخوانوں پر اپنی عظمتوں کی

عمارت تعمیر کرنے والے خود مر انسان کو سلطنت فارس میں دو گز زمین بھی نہ ملی جہاں وہ دفن ہو کر کسی ہم وطن کے فاتح پڑھنے کے سزاوار ہو جاتے۔ کبر و نخوت اور رعوت سے اٹھائی گئی خاک کو اپنے اندر جذب بھی کیا تو فراعنہ کی سرزمین نے کہ جاہلیت اولیٰ کے احیاء کرنے والے شخص کو مناسبت تھی تو فراعنہ مصر ہی سے۔ یہ انجام یہ ذلت و خواری یہ جلا وطنی، اور یہ جھلٹے ہوئے جلتے ہوئے آخری لمحات حیات، یہ دو کرب، یہ رسوائی اور یہ سوغات ہر اس متکبر و جبار کے مقدر میں ہے جس کے کاسہ سر میں خاکساری اور فروتنی کی جگہ خدائی اور کبر مائی کا بھوت ٹھکانہ بنا ہے۔ انسانیت کو معراج تک پہنچانے والے آخری رسول علیہ السلام نے قیصریت اور کسرویت کے بارہ میں اسی انجام بد کی خبر دی تھی۔ ہلٹ قیصر فلا قیصر بعدہ۔ ہلٹ کسری فلا کسری بعدہ۔ وہ جوشہنشاہ کہلاتا تھا اس کے انجام کے یہ سارے مراحل ملک الملک رب کائنات مالک حقیقی کی حقیقی شہنشاہیت اور ملکوتیت کے اعتراف و اقرار کی دعوت بن گئے۔ کس پرسی میں پردیس میں اٹھنے والا جنازہ جس نے بھی دیکھا اسکی زبان پر بلا اختیار۔ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور العظمتہ للہ کا درو جباری ہوا۔ گنتا ظلوم و جہول ہے وہ انسان جو چند روزہ اقتدار و اختیار کے سراب میں اتنا جھٹک جائے کہ خود فراموشی میں خدا کو بھی فراموش کر دے۔ وما قدر و اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویاتٌ بیمنہ۔ قیامت تو قیامت ہے اس دنیا کے فانی میں زمین و آسمان کی طنابوں پر اسی کی حکمرانی اور جہان بینی کے یہ مظاہر کیا اس اعلان حقیقت کیلئے کافی نہیں کہ:

”یا اللہ تو ملک الملک ہے جس کو چاہے چند روز اختیار دیدے اور جس سے چاہے سب کچھ چھین لے جسے چاہے معزز کر دے۔ اور جسے چاہے ذلت و نکبت کی اتھاہ گھاٹیوں میں پھینک دے۔ ہر خیر اور بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔“

ساسانیوں کی سرزمین کا وارث سکندر و دلا کے نقوش جاہلیت کو اجاگر کرنے والا رضا شاہ خیر و برکت ہی کے انجام سے دوچار ہوا۔ اور ہر متکبر و جبار خدا فراموش حکمران فانی کو سامان صد ہزار عبرت و مؤظمت دے گیا۔ فاعتبر و ایا اولیٰ الابصار۔